ضبط تولید

س: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیانِ عظام اس بارے میں کہ:
پچھلے ماہ بفضلہ تعالیٰ میری ایک بچی پیدا ہوئی ہے۔ اب میں پیدائش میں پانچ، چھ سال کا وقفہ چاہتی ہوں۔ برائے کرم مجھے آپ آگاہ فرمائیں کہ وقفہ کرنے کی کون سی صورت جائز ہے؟ نیز ایسا طریقہ بتا دیجئے جس کے ذریعے وقفہ کیا جا سکے اور وہ طریقہ جائز بھی ہو؟

ج: وقفہ کی جتنی صورتیں فی زمانہ مروج ہیں وہ تقریباً جدید ہیں۔ لیکن وقفہ کرنے کا تصور قدیم زمانے سے چلا آ رہا ہے۔ چنانچہ پہلے کے لوگ اسے ''عزل'' سے تعبیر کرتے تھے۔ عزل کا مطلب ہے: اذا قارب الانزال فنزع و امنیٰ خارج الفرج (القاموس الفقہی، ص/۲۵۰) یعنی صحبت کے دوران جب منی نکلنے کا وقت قریب آئے تو مرد اپنا عضو مخصوص باہر نکال دے تا کہ منی اندر نہ جانے پائے۔

احادیث مبارکہ میں بھی ''عزل'' سے متعلق تفاصیل موجود ہیں۔ لیکن احادیث اس بارے میں مختلف ہیں۔ بعض احادیث سے جواز معلوم ہوتا ہے اور بعض سے ممانعت۔ بہرحال عزل (Birth Control) کے جائز ہونے اور نہ ہونے کا دارومدار اس کے سبب پر ہے۔ سو اگر پیدائش میں وقفہ اس بنیاد پر ہو کہ اولاد زیادہ ہونے کی وجہ سے رزق میں تنگی ہوگی تو پھر وقفہ کا کوئی طریقہ جائز نہیں۔ اس لئے کہ قرآنِ کریم میں صراحتاً اس کی ممانعت ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ

(اسراء: ۳۰)

یعنی اپنی اولاد کو رزق کی تنگی کے خوف سے قتل نہ کرو ہم تمہیں بھی رزق دیتے ہیں اور انھیں بھی۔

اسی طرح اگر وقفہ اس بنیاد پر ہو کہ آدمی بچیوں کی پیدائش اور کثرت سے بچنا چاہتا ہے تو بھی وقفہ کا کوئی طریقہ جائز نہیں۔ اس لئے کہ یہ نیت زمانۂ جاہلیت کے مشرکین اور کفار کی ہوا کرتی تھی کہ وہ بچی کی پیدائش کو عار سمجھتے تھے اور بچیوں کو زندہ دفن کر دیا کرتے تھے۔ مسلمانوں کو یہ سبق دیا

امام محمد بن ادریس شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا سن ولادت ۱۵۰ ہجری اور سن وفات ۲۰۴ ہجری ہے ☆

گیا کہ:

تزوجوا الودود الولود فانی متکاثر بکم الامم

(ابوداؤد، کتاب النکاح، ج ا، ص ۲۸۷)

یعنی ایسی عورتوں سے شادی کرو جو شوہروں سے محبت کرنے والی ہوں اور جن سے اولاد زیادہ ہو اس لئے کہ قیامت کے دن میں اپنی امت کی کثرت پر فخر کروں گا۔

ہاں! اگر وقفہ کرنے کی وجوہات یہ ہوں کہ کثرتِ ولادت سے عورت شدید بیمار ہو جائے گی یا بچوں کی مسلسل پیدائش سے ان کی تربیت ونگہداشت میں حرج واقع ہوگا تو پھر وقفہ کے جو طریقے جائز ہیں مثلاً (Tablets, Injection, Chemical Methods, Condom, Loop) ان کا استعمال شرعاً درست ہے۔ مگر محققین نے جائز ہونے کے باوجود ان کے مضر اثرات بھی بیان کئے ہیں۔ چنانچہ شیخ الحدیث علامہ غلام رسول سعیدی لکھتے ہیں:

استقرارِ حمل کو روکنے کے لئے گولیاں کھائی جائیں، کیمیائی اشیاء لگائی جائیں یا خارجی حائل (ساتھی اور چھلہ وغیرہ) کا استعمال کیا جائے، ان میں سے کوئی چیز بھی حمل سے رکاوٹ کا یقینی سبب نہیں ہے۔ بسا اوقات دوائیں اور کیمیاوی اشیاء اثر نہیں کرتیں، بعض مرتبہ ڈایا فرام کے استعمال کے باوجود قطرات رحم میں چلے جاتے ہیں اور حمل ہو جاتا ہے اور بعض اوقات چھلے کے استعمال کے باوجود حمل ہو جاتا ہے اور بعض اوقات کنڈوم (ساتھی) پھٹ جاتا ہے اور قطرے رحم میں چلے جاتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا ہے: ''جس پانی سے بچے نے پیدا ہونا ہے اگر تم اس کو پتھر پر بھی ڈال دو تو اللہ تعالیٰ اس سے بچہ پیدا کرے گا۔'' اور یہ بارہا مشاہدہ ہوا کہ ضبط تولید کے تمام ذرائع استعمال کرنے کے باوجود بچے پیدا ہو جاتے ہیں اور بعض اوقات جڑواں بچے بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں ان تمام چیزوں کے مضر اثرات بہت زیادہ ہیں۔ چھلہ اور ڈایا فرام کے استعمال سے الرجی اور انفیکشن کی شکایات عام ہیں۔ اور کھانے والی دواؤں سے سنا گیا ہے کہ چھاتی کا کینسر ہو جاتا ہے۔

انسان جب بھی اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے فطری اور طبعی نظام سے ہٹ کر کوئی کام کرے گا، مشکلات میں گرفتار ہوگا۔ اس لئے ناگزیر حالات کے علاوہ ضبط تولید سے احتراز کرنا

چاہئے۔(شرح صحیح مسلم، ج ۳، ص ۸۸۹)

اقتباسِ مذکور سے یہ بات واضح ہوگئی کہ انتہائی ناگزیر حالات کے علاوہ ضبط تولید سے بچنا نہایت مفید ہے۔ تاہم اگر ایسے حالات پیش آجائیں جن میں ضبط تولید کے علاوہ کوئی راستہ نہ ہو تو اس عمل کے کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ چنانچہ علامہ شامی لکھتے ہیں: **یجوز لھا سدفم رحمھا کما تفعلہ النساء** (شامی، ج ۴، ص ۲۵۲) یعنی اس کے لئے رحم کا منہ بند کرنا جائز ہے جیسا کہ عورتیں کیا کرتی ہیں۔

اسی طرح حاشیہ الطحطاوی علی الدرالمختار میں ہے: **یباح لھا ان تسدفم الرحم لئلا تحبل** (ج ۲، ص ۷۷، بحوالہ وقار الفتاویٰ، ج ۳، ص ۱۲۲) (اس کے لئے رحم کا منہ بن کرنا مباح ہے تا کہ حمل نہ ہو)۔

حضرت علامہ مفتی محمد جلال الدین قادری کی کتاب

احکام القرآن

کی

پانچویں جلد شائع ہوگئی

﴿سورہ یوسف سے سورہ الکھف تک﴾

نہایت عرق ریزی سے مرتب کردہ اردو زبان میں اپنی نوعیت کی منفرد کاوش، جس سے اردو داں طبقہ بآسانی استفادہ کرسکتا ہے۔ طلبہ علوم اسلامیہ وعلماء کرام کے لئے یکساں کارآمد۔ حوالہ جات سے مزین تحقیقی انسائیکلوپیڈیا۔

☆☆☆

شائع کردہ: ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور کراچی

امام محمد بن ادریس شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا سن ولادت ۱۵۰ ہجری اور سن وفات ۲۰۴ ہجری ہے ☆